بسم اللہ الرحمن الرحیم

اچھا انسان کون ہے؟

ابو معاویہ شارب بن شاکرالسّلفی
بنی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،امابعد:

برادران اسلام !

یہ دور مال ودولت کے حرص وہوس کا دور ہے اور آج کے دور میں جس انسان کے پاس جتنی زیادہ مال ودولت ہے وہ انسان اتنا ہی زیادہ اچھا اور بہتر انسان سمجھا جاتا ہے، کسی انسان کے اندر ہزاروں خرابیاں وبرائیاں ہی کیوں نہ ہو مگر یہ مال ودولت اس کے تمام برائیوں اور خرابیوں پر پردہ ڈال دیتی ہے کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

جن کے آنگن میں امیری کا شجر لگتا ہے
ان کا ہر عیب زمانے کو ہنر لگتا ہے

اور آج ہماری حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے کہ اگر کوئی اچھے کپڑے پہن کر ہمیں نظر آجاتا ہے تو ہم اسے اچھا انسان سمجھتے ہیں، کسی کے پاس اگر مہنگی گاڑیاں ہیں تو ہم اسے اچھا انسان سمجھتے ہیں اور اگر کسی کے پاس عمدہ سے عمدہ مکان ہے تو ہم اسے اچھا اور خوش نصیب انسان سمجھتے ہیں، کوئی بڑے خاندان کا ہے تو ہم اسے اچھا اور خوش نصیب انسان سمجھتے ہیں، کوئی اگر اچھی کمائی کر رہا ہے تو ہم اسے اچھا انسان سمجھتے ہیں، کسی کی اگر بڑی تجارت ہے یا پھر وہ کسی کمپنی کا مالک ہے تو ہم اسے اچھا اور خوش نصیب انسان سمجھتے ہیں اسی طرح سے کوئی اگر اچھے پوسٹ پر براجمان ہے تو ہم اسے اچھا انسان سمجھتے ہیں الغرض لوگوں کو اچھا سمجھنے اور برا سمجھنے کے لئے ہمارے پاس طرح طرح کے نقطۂ نظر اور زاوئے ہیں مگر یہ سب صرف ہماری خام خیالی اور شیطانی دھوکہ ہے،اب سوال یہ

پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی میں اچھے لوگوں کی وہی پہچان و علامت ہے جو ہم سمجھتے ہیں یا پھر معاملہ کچھ اور ہے تو دیکھئے میرے دوستو! اچھا اور خوش نصیب انسان وہ نہیں جسے ہم اچھا سمجھے،برا انسان وہ نہیں جسے ہم برا سمجھے بلکہ اچھا انسان وہ ہے جسے اللہ نے اچھا کہا ہو اور برا انسان وہ ہے جسے رب العالمین نے برا کہا ہے،اچھا انسان وہ ہے جسے حبیب کائنات ﷺ نے اچھا کہا ہو اور برا انسان وہ ہے جسے آپ ﷺ نے برا کہا ہے! کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کے کہنے سے نہ تو کوئی انسان برا ہو سکتا ہے اور نہ ہی اچھا انسان کہلا سکتا ہے کیونکہ انسان کی رائے و فیصلے اپنی مفاد کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں ہر انسان اس انسان کو اچھا انسان کہتا ہے جس سے اس کا فائدہ جڑا ہوا ہو اور ہر انسان اس انسان کو برا انسان سمجھتا ہے جو اسے پسند نہ ہو یا پھر اس سے اس کو کوئی فائدہ نہ مل پاتا ہو،اسی لئے انسان کے فیصلے و رائے کا کوئی اعتبار نہیں اس میں سچ و جھوٹ دونوں کا امکان ہیں مگر جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ اچھا یا پھر برا کہہ دے تو پھر اس کے اچھا یا پھر برا ہونے میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں ہے تو آیئے اب ہم ان باتوں کو جانتے ہیں جس کو اپنانے اور اختیار کرنے والوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اچھا کہا ہے:-

1۔اچھا انسان وہ ہے جو داعی باعمل ہو:

میرے دوستو! قرآن ہمیں یہ باخبر کر رہا ہے کہ وہ انسان سب سے اچھا انسان ہے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا ہو اور برائیوں سے روکتا ہو اور ساتھ میں وہ انسان خود بھی اس پر عمل پیرا ہو جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:"وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ" اور اس شخص سے زیادہ اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے اور کہے کہ میں تو مطیع و فرمانبردار مسلمان ہوں۔(فصلت:33) آج دیکھا یہ جا رہا ہے کہ ہر کوئی داعی بنا بیٹھا ہے مگر وہ خود عمل میں زیرو ہے،کتنے ایسے لوگ ہیں جو فجر کی نماز تک نہیں پڑھتے اور صبح ہوتے ہی سوشل میڈیا پر دھمال مچانے آجاتے ہیں اور پھر دھڑا دھڑ دینی پوسٹ کو شیئر کرنا شروع کر دیتے ہیں گویا کہ ہر کس و ناکس اور تمام مبلغین و مصلحین کا یہی کہنا ہے کہ بھائی تم سب صالح و نیک بن جاؤ مگر مجھے اپنی روش پر قائم رہنے دو،یہ دین اور اس دین کے تمام احکام تمہارے لئے ہے میرے لئے نہیں ہے،یاد رکھیئے قرآن ایسے لوگوں کو کم عقل اور بیوقوف کہہ رہا ہے جو دوسروں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہیں مگر خود عمل نہیں کرتے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:"أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ" کیا لوگوں کو بھلائیوں کا حکم کرتے ہو؟ اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے ہو،کیا اتنی بھی تم میں سمجھ نہیں ہے۔(البقرۃ:44) صرف یہی نہیں کہ بے عمل داعی کو قرآن بیوقوف کہہ رہا ہے بلکہ قرآن یہ گواہی دے رہا ہے کہ ایسے لوگ اللہ کے نزدیک بہت ہی زیادہ قابل نفرت ہیں جو دوسروں کو تو دین کی دعوت دیتے ہیں مگر وہ خود عمل نہیں کرتے جیسا کہ فرمان

باری تعالی ہے: ”يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ، كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ“ کہ اے ایمان والو! تم وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں، تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالی کو سخت ناپسند ہے۔(الصّف: 2-3)

2۔ باعمل مومن سب سے اچھا انسان ہے:

پورے قرآن مجید کے اندر جگہ جگہ پر رب العزت نے پورے شد و مد کے ساتھ اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ہونا ضروری ہے، جنت کی بشارت کا تذکرہ ہو یا پھر جہنم سے آزادی کا تذکرہ ہو، رب کی رحمت وعنایات کا تذکرہ ہو یا پھر رب کی مغفرت واجر عظیم کا وعدہ ہو ہر جگہ پر آپ کو یہی بات ملے گی کہ ” اَلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ “ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کو انجام دئے ان کے لئے ہی یہ سب کچھ ہے، مگر ہائے افسوس ہم مسلمانوں کی کم عقلی وبیو قوفی کہ ہم شیطان کے دھوکے اور بہکاوے میں آگئے اور ہم نے یہ سمجھ لیا کہ بس کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے گرچہ ساری زندگی شرک وکفر، بدعات وخرافات اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب میں گذرتی رہے کوئی بات نہیں! کوئی حرج نہیں! یہ شیطان کا ایک ایسا مکروفریب ہے جس کے جال میں مسلمانوں کی اکثریت پھنس چکی ہے، خبردار! یادرکھ لو! قرآن یہ کہہ رہا ہے کہ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح کا ہونا بھی ضروری ہے اور جو لوگ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح کو انجام دیں گے تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے اور ایسے لوگ اس کائنات کے سب سے اعلی وافضل لوگ ہیں جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: ” إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ “ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو یہی وہ لوگ ہیں جو تمام مخلوق میں سب سے بہتر وافضل ہیں۔(البینۃ: 7) پتہ یہ چلا کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح سے ایک انسان کائنات کا سب سے افضل ومکرم انسان بن جاتا ہے اور اسی کے برعکس جو لوگ ایمان نہیں لائیں گے یا پھر ایمان تو لائیں گے مگر عمل صالح کو انجام نہیں دیں گے تو ایسے لوگ ہی خائب وخاسر ہوں گے۔

3۔ قرآن سیکھنے وسکھانے والے سب سے اچھے انسان ہیں:

قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ جو انسان بھی اس سے رشتہ جوڑے گا وہ انسان اس کائنات کا سب سے عظیم اور اچھا انسان کہلائے گا گرچہ دنیا والے اسے برا سمجھے، آج ہمارے سماج ومعاشرے میں عالم وحافظ کی کوئی قدر نہیں ہر کوئی ان کو گری نظر سے دیکھتا ہے اور اہل علم وحفاظ بھی اپنے آپ کو حقیر وکمتر سمجھتے ہیں اور یہی وہ سب سے بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے اکثر وبیشتر لوگ اپنے اپنے بچوں کو عالم وحافظ بنانا نہیں چاہتے ہیں بلکہ کتنے ایسے لوگ بھی ہم نے دیکھے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو میں بیلدار بنادوں گا، چپراسی بنادوں گا، ہوٹل میں کام پر لگادوں گا مگر عالم وحافظ کبھی نہیں بناؤں گا۔ العیاذ باللہ۔ آج سماج ومعاشرے کے

اندر عالموں اور حافظوں کو گالیاں دی جاتی ہیں،ان سے نفرت کی جارہی ہیں مگر قوال، ناچنے گانے اور سرین ہلانے والوں کو پھولوں کاہار پہنایا جاتا ہے، لوگ ان سے محبت کا دم بھرتے ہیں،ان کو پھولوں کا ہار پہناتے ہیں،لاکھوں روپئے ان پر لٹاتے ہیں مگر اپنے محلے کے عالم وحافظ کو اچھی تنخواہ دینے اور لینے کے حقدار بھی نہیں سمجھتے !اب ذرا سوچیۓ جو قوم اپنے قوالوں اور گویوں پر لاکھوں روپۓ خرچ کرتی ہو اور اپنے محلے کے امام وحافظ اور عالم کو غریب و حقیر سمجھتی ہو اس قوم کی اصلاح کیسے ہو سکتی ہے اور ایسے سماج ومعاشرے کا بھلا کیسے ہو سکتا ہے،الغرض اہل دنیا عالموں وحافظوں کو لاکھ برا سمجھے مگر وہ برے نہیں ہو سکتے کیونکہ اس طبقے کو اس ذات نے اچھا کہا ہے جس کے صادق ومصدوق ہونے پر یہ ساری کائنات گواہ ہے فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے : " خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ " کہ پورے سماج ومعاشرے میں تم میں سے سب سے اچھا انسان وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری: 5027) دیکھا اور سنا آپ نے کہ حبیب کائنات ﷺ قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں کو اچھا انسان کہہ رہے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ انگریزی تعلیم پڑھنے اور پڑھانے والوں کو اچھا انسان کہتے اور اچھا انسان سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج ہم مسلمانوں کے بچے اور بچیاں صرف اور صرف 5 فیصد ہی مکتب ومدرسہ میں قرآنی تعلیم حاصل کرتے ہیں باقی 95 فیصد انگریزی تعلیم حاصل کرتے ہیں،اب آپ اس بات سے یہ نہ سمجھ لیں کہ میں انگریزی تعلیم کے خلاف ہوں ہر گز نہیں، بس میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے رسول ﷺ نے جس کو اچھا کہا تھا اس کو آج ہم سب برا سمجھ رہے ہیں اور جس کی آخرت میں کچھ وقعت نہیں اور آخرت میں کام آنے والی بھی نہیں ہے اس کو ہم مسلمان اچھا سمجھتے ہیں یہ ہماری کم عقلی اور بیوقوفی کی دلیل نہیں تو پھر اور کیا ہے !اگر آپ صحیح معنوں میں عقلمند ہیں تو پھر اپنا رشتہ رب کے کلام سے جوڑئے دنیاوآخرت کے سب سے اچھے انسانوں میں آپ شامل ہو جائیں گے۔

4۔وہ شخص اچھا انسان ہے جسے لمبی عمر ملے اور وہ نیک اعمال بجالاتا ہو :

بہتر اور اچھا انسان وہ ہے جس کو لمبی عمر ملے اور ساتھ میں وہ انسان نیک اعمال کو انجام دیتا ہو، ہم اور آپ لمبی عمر کی خواہش بہت رکھتے ہیں اور ہر کوئی اس دنیا میں کم سے کم سو سال کی زندگی چاہتا ہے مگر میرے دوستو آپ یہ بات یاد رکھ لیں کہ کسی کو صرف لمبی عمر مل جائے تو یہ خوش نصیبی اور خوش بختی کی بات نہیں ہے اور نہ ہی اچھے انسان کی پہچان ہے بلکہ خوش نصیبی اور خوش بختی کی بات اور اچھے انسان کی پہچان تو یہ ہے کہ انسان کو لمبی عمر ملے اور وہ نیکیوں کو خوب خوب انجام دے جیسا کہ ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ اے اللہ کہ نبی ﷺ " أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ " لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ " جس کی عمر لمبی ہو اور وہ انسان نیک اعمال بھی بجالاتا ہو، پھر اس نے سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی اکرم ومکرم ﷺ آپ یہ بھی بتادیں کہ " فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ " لوگوں میں سب

سے برا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ " جس کی عمر تو لمبی ہو مگر وہ برے اعمال کرتا ہو۔ (احمد:20443،ترمذی:2330، صحیح الالبانیؒ) ایک دوسری روایت کے اندر ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "خَيْرُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَعْمَالًا " کہ تم میں بہتر وہ انسان ہے جس کی عمر لمبی ہو اور ساتھ میں وہ انسان نیک اعمال کو بھی انجام دینے والا ہو۔(الصحيحة:1298، مصنف ابن ابی شیبۃ:34422) اسی طرح سے ایک دوسری روایت کے اندر ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَاراً إِذَا سَدَّدُوْا " کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتادوں؟ تو سنو تم میں سے سب سے بہتر اور اچھے وہ لوگ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں بشرطیکہ وہ دین اسلام کے سیدھے راستے پر چلتے رہیں۔(الصحيحہ:2498)

5۔صاف ستھرا دل وزبان رکھنے والا انسان اچھا آدمی ہے:

آج سماج ومعاشرے کے اندر سب سے زیادہ جو چیز عام ہے وہ جھوٹ ہے، لوگ جھوٹ بولنے میں ذرہ بھر بھی اللہ کا ڈر وخوف نہیں رکھتے، بہت سارے لوگوں کو دیکھا یہ گیا ہے کہ مسجد ومدرسے کے نام پر مسجد میں کھڑے ہو کر اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹ بول کر چندہ کرتے ہیں، اسی طرح سے آج لوگوں کے دلوں میں حسد وجلن بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اگر کوئی اچھا کمانے لگے یا پھر اس کی تجارت اچھی چلنے لگے تو پھر دیکھئے کہ سارے کے سارے محلے والے اور سارے کے سارے رشتے دار اس سے حسد کرنے لگ جاتے ہیں اور یہ آرزو وتمنا کرنے لگ جاتے ہیں کہ وہ انسان ہلاک وبرباد ہوجائے جب کہ بہتر اور اچھے انسانوں کی فہرست میں وہ انسان بھی ہے جو سچی زبان رکھتا ہو اور اپنے دل میں کینہ کپٹ، بغض وعداوت، حسد وجلن نہ رکھتا ہو جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ "أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ" لوگوں میں سب سے بہتر انسان کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ "كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ " ہر وہ انسان اچھا انسان ہے جو مخموم القلب ہو اور سچی زبان والا ہو، صحابۂ کرام نے کہا "صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ" کہ اے اللہ کے نبی ﷺ سچی زبان کا معنی ومفہوم تو ہم سمجھ رہے ہیں مگر یہ مخموم القلب کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ" مخموم القلب والا انسان وہ انسان ہوتا ہے جس کے دل میں اللہ کا ڈر ہو، جس کا دل پاک وصاف ہو، جس کے دل میں کوئی گناہ وظلم نہ ہو اور جس کے دل میں خیانت نہ ہو اور نہ ہی حسد وجلن ہو۔ (ابن ماجہ:4216، الصحيحۃ:948)

6۔قرض کی ادائیگی کرنے والا انسان اچھا آدمی ہے:

قرض ایک ایسی چیز ہے جو ایک انسان کو ذلیل ورسوا کردیتی ہے، اسی قرض کی وجہ سے بہت سارے لوگ خودکشی بھی کرلیتے ہیں، یہ قرض ہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے ہنستے آباد گھرانیں ویران وبرباد ہوجاتی ہیں اور قرض کی سب بڑی خطرناکی تو یہ ہے کہ

مقروض انسان کی مغفرت بھی نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی مقروض انسان پہلے پہل جنت میں جائے گا،قرض کی انہیں سب خطرناکیوں سے اپنی امت کو ڈرانے کے لئے حبیب کائنات ﷺ مقروض کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھاتے تھے،قرض کی خطرناکی کا اندازہ اگر آپ کو لگانی ہو تو آپ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ آپ ﷺ کی کوئی ایسی نماز نہ ہوتی تھی جس کے اندر یہ نہ کہتے ہوں کہ ''اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ المَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ'' اے اللہ تو مجھے گناہوں سے اور قرض کے بوجھ سے بچالے،کسی نے آپ سے پوچھا کہ اے اللہ کے نبیٔ اکرم ومکرم ﷺ آپ قرض سے اتنی زیادہ پناہ کیوں مانگتے ہیں؟تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مقروض ہو جاتا ہے تو وہ انسان جھوٹ بھی بہت بولتا ہے اور وعدہ خلافی بھی بہت کرتا ہے۔(بخاری:832)یقینا جیسا آپ ﷺ نے کہا ہے مقروض ویسا ہی ہو جاتا ہے،قرض تو لے لیتا ہے مگر قرضے کو لوٹانے میں ٹال مٹول سے کام لیتا ہے،جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی بھی کرتا ہے اسی لئے میرے دوستو!جہاں تک ہوسکے آپ قرض لینے سے بچا کریں کیونکہ قرض لینا تو بہت آسان ہے مگر قرض لوٹانا بہت مشکل ہوتا ہے اور اگر کبھی خدانخواستہ قرض لینے کی نوبت آ بھی جائے تو پہلی فرصت میں آپ قرض لوٹادیں کیونکہ قرض کی ادائیگی کرنے والا انسان سب سے اچھا و بہتر انسان ہوتا ہے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا تو جب وہ اپنے قرض کا تقاضا کرنے آیا تو اس نے اول فول بکنا شروع کردیا اور طرح طرح کی باتیں کرنے لگا،یہ سن کر صحابۂ کرام غصہ میں آگئے اور اس کو سبق سکھانے کے ارادے سے آگے بڑھے کہ رحمت دوعالم ﷺ نے کہا کہ ''دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا'' اسے چھوڑ دو کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے،پھر آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اس کے قرض والے جانور کی عمر کا ایک جانور اسے دے دو،صحابۂ کرام نے آپ ﷺ کے قرض کو لوٹانے کے لئے اسی عمر کا اونٹ تلاش کیا مگر تلاش بسیار کے باوجود اتنی عمر کا اونٹ نہ مل سکا لیکن اس سے زیادہ عمر کا ایک اونٹ مل گیا تو آپ ﷺ نے صحابۂ کرام سے کہا کہ وہی زیادہ عمر والا اونٹ خرید لو اور اسے دے دو،یہ سن کر اس انسان نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا پورا حق دے دیا اللہ تعالی آپ کو بھی پورا پورا بدلہ دے،چنانچہ اسی موقع سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً'' تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض وغیرہ کو پوری طرح ادا کردیتے ہیں۔(بخاری:2305،2306)

7۔اچھا انسان وہ ہے جس سے بھلائی کی امید ہو:

ایسا انسان بزبانِ رسالتِ مآب ﷺ قابل تعریف اور اچھا انسان ہے جس سے لوگ بھلائی کی امید رکھتے ہوں اور اس کے شر سے لوگوں کو خطرہ بھی نہ ہو جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس ٹھہرے تو آپ نے فرمایا کہ '' أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ '' کیا میں بروں میں سے اچھے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟راوئ حدیث کہتے ہیں کہ لوگ خاموش ہوگئے پھر بھی آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی بات کہی تو ایک آدمی نے کہا کہ کیوں نہیں اے اللہ کے

نبی ﷺ آپ ہمیں ہمارے اچھے اور برے کے بارے میں بتادیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ "تم میں سے بہتر اور اچھا انسان وہ انسان ہے جس سے بھلائی کی امید کی جائے اور اس کے شر کا ڈر بھی نہ ہو اور تم میں بدترین وہ آدمی ہے جس سے بھلائی کی امید نہ کی جائے اور اس کے شر کا ڈر بھی لگا رہتا ہو۔(ترمذی:2263،احمد:8812،صحیح الجامع للألبانیؒ:2603)

8۔ وہ انسان اچھا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو:

برادران اسلام! اچھے انسانوں کی فہرست میں وہ انسان بھی ہے جو اپنے بیوی و بچوں اور اپنے گھر کی خواتین کے لئے اچھا ہو مگر افسوس آج دور تو ایسا ہے کہ لوگ اپنے بیوی بچوں کے لئے ظالم اور دوسروں کے لئے مہربان و نرم دل بنے رہتے ہیں اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو اپنے بیوی کو ستاتے ہیں، مارتے اور پیٹتے ہیں، بات بات میں ان کو گالیاں اور طعنے دیتے ہیں، ایسے لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جو لوگ بھی اس طرح کی حرکت کرتے ہیں ان کو حبیب خدا ﷺ نے بہت برے لوگوں میں شمار کردیا ہے جیسا کہ ابن ماجہ کے اندر یہ صحیح حدیث موجود ہے کہ تقریبا 70/ستر عورتوں نے آپ ﷺ کے پاس آکر یہ شکایت کی کہ ان کے شوہر ان کو بہت مارتے اور پیٹتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " فَلَا تَجِدُوْنَ أُلٰئِکَ خِیَارَکُمْ "اے لوگوں سن لو! یہ مارنے والے لوگ اچھے نہیں ہیں۔(ابن ماجہ:1985،ابوداؤد:2146) اسی طرح سے آج سماج و معاشرے کے اندر یہ بھی دیکھا جارہا ہے کہ کتنے ایسے لوگ ہیں جو اپنے بیوی بچوں جس کے نان و نفقہ کے وہ ذمہ دار ہیں ان کے اوپر تنگدستی اور تنگ دلی سے خرچ کرتے ہیں اور باہر دوستوں و یاروں کے ساتھ خوشدلی سے گل چھڑے اڑاتے ہیں، ایسے لوگوں کو بزبان رسالت یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ حقیقی معنوں میں وہ لوگ اچھے اور بہتر انسان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں جو باہر اچھے ہیں بلکہ اچھے اور بہتر انسان تو وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں اور اپنے گھر کی خواتین کے ساتھ اچھائی کے ساتھ بود و باش اختیار کرتا ہو جیسا کہ ابن عباسؓ سے راویت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي"کہ تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے بہتر اور اچھا ہو اور میں اپنے اہل وعیال کے لئے سب سے بہتر ہوں۔(ابن ماجہ:1977،الصحیحۃ:285، صحیح ابن حبان:4186،ترمذی:3895)اسی طرح سے ایک دوسری راویت جس کے راوی عبداللہ بن عمروؓ ہیں بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِهِمْ "کہ تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر و اچھے ہیں۔(ابن ماجہ:1978،الصحیحۃ:285)

9۔ ایسی عورتیں اچھی ہیں جو اپنے شوہر کی مطیع و فرمانبردار ہوں:

اچھے اور بہتر لوگوں کی فہرست میں صرف مرد حضرات ہی نہیں ہیں بلکہ اللہ کی وہ بندیاں بھی اچھی اور بہتر ہیں جو اپنے شوہر کو خوش کرنے والی ہوں اور اپنے شوہر کی مخالفت نہ کرتی ہو اور اپنے شوہر کی عزت و مال کی حفاظت کرتی ہو جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ

بیان کرتے ہیں کہ تاجدارمدینہ واحمد مجتبیٰﷺ سے سوال ہوا کہ " أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ " کون سی عورتیں اچھی اور بہتر ہیں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ " الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ " وہ عورت بہترین عورت ہے جس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کردے،جب کسی بات کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرےاور عورت کی جان ومال کے معاملے میں شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں عورت اس کی مخالفت نہ کرے۔ (الصحیحۃ:1838، نسائی:3231،احمد:7421) اسی طرح سے عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:" خَيْرُ النِّسَاءِ تَسُرُّكَ إِذَا أَبْصَرْتَ وَتُطِيعُكَ إِذَا أَمَرْتَ وَتَحْفَظُ غَيْبَتَكَ فِي نَفْسِهَا وَمَالِكَ" بہترین عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کو خوش رکھے اوراس کی اطاعت کرے اور بہترین عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کے پیٹھ پیچھے اپنی عزت اوراپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔(صحیح الجامع للألبانیؒ:3299،الصحیحۃ:1838،طبرانی:386)اسی طرح سے بہترین عورتوں کی صفات کو بیان کرتے ہوئے حبیب کائناتﷺ نے فرمایا:" خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ إِذَا اتَّقَيْنَ اللهَ وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ إِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ " تمہاری بہترین بیویاں وہ عورتیں ہیں جو محبت کرنے والی،زیادہ بچے جننے والی،خوشی وغم میں ساتھ نبھانے والی اور ہمدردی جتانے والی ہوں بشرطیکہ ایسی عورتیں اللہ سے ڈرنے والی ہوں اوربری عورتیں وہ ہیں جو دوسروں کے لئے سجنے وسنورنے اورزیب وزینت اختیار کرنے والی اوراکڑ کرمٹک مٹک کراتراتے ہوئے چلنے والی ہوں،ایسی عورتیں تو منافق ہیں،ان میں سے اکثر عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی ٹھیک ویسے ہی جیسے کہ لال چونچ اورلال پنجے والے کوئے بہت کم پائے جاتے ہیں یعنی کہ جس طرح سے کوؤں میں لال چونچ اورلال پنجے والے کوئے بالکل ہی کم تعداد میں پائے جاتے ہیں اسی طرح سے کم تعداد میں اس طرح کی عورتیں جنت میں جائیں گیں۔اعاذنا اللہ۔۔ (الصحیحۃ:1849)

10۔طاقتور مومن اچھاہے کمزور مومن سے:

جسمانی طاقت وقوت اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک ایسی نعمت ہے جس کے سامنے میں دنیا کی ساری مال ودولت ہیچ ہے کیونکہ انسان مال ودولت سے سب کچھ توخرید سکتاہے مگر جسمانی طاقت وقوت کبھی بھی خرید نہیں سکتاہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کو اس بات کی تعلیم دی کہ تم اللہ سے دنیاوآخرت میں عافیت کا سوال کرتے رہا کرو کیونکہ عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں،فرمایا" وَسَلُوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ" کہ تم اللہ تعالی سے عافیت مانگا کرو کیونکہ کسی کو ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کوئی چیز نہیں مل سکتی۔(ابن ماجہ:3849صححہ الألبانیؒ) صحت وتندرستی کی کیااہمیت ہے اگرآپ کواس بات کااندازہ لگانا ہوتوآپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ خودآپﷺ ہردن صبح وشام تین تین مرتبہ صحت وتندرستی کی دعامانگا کرتے تھے کہ " اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ

عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ "اے اللہ! تو میرے بدن میں، میرے کانوں میں اور میرے آنکھوں میں عافیت عطافرما ، تیرے سواتو کوئی معبود برحق نہیں۔ (صحیح ابوداؤد للألبانیؒ:4245،ابوداوٗد:5090)اسی طرح سے حبیب کائنات ﷺ نے صحت وتندرستی کو مرض وبیماریوں کے آنے سے پہلے پہلے غنیمت سمجھنے کا بھی حکم دیا کہ ایام صحت وتندرستی کو تم بیماری سے پہلے غنیمت سمجھواور جانو۔(صحیح الجامع للألبانیؒ:1077)کیونکہ مرض وبیماری کی وجہ سے جہاں ایک طرف انسان جسمانی کمزوری کا شکار ہو جاتا ہے وہیں پر دوسری طرف ایساانسان عبادت وریاضت میں بھی سست پڑ جاتا ہےاور بسا اوقات ایساانسان اپنی آخرت کو بھی تباہ وبرباد کرلیتاہےاسی لئے محبوب خداﷺ نے یہ فرمایاکہ طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے جیساکہ سیدناابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایاکہ " اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ " طاقتورمومن اللہ تعالی کے نزدیک کمزور مومن سے بہت بہتر وافضل اورزیادہ پسندیدہ ومحبوب ہے ویسے ہر مومن میں خیر ہوتاہے۔(مسلم:2664،احمد:8829)

11۔لوگوں سے ملنے جلنے والا مومن اچھا ہے:

سماج ومعاشرے کے اندر لوگوں سے مل جل کررہنا،لوگوں کے دکھ سکھ،خوشی وغم میں شریک ہونا،لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اوربرائی سے روکنااور پھرلوگوں کے تکلیف دہ رویوں پر صبر کرنایہ ایک اچھے مومن اورایک اچھے مسلمان ہونے کی پہچان وعلامت ہے جیساکہ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ محبوب خداﷺ نے فرمایا"الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ" جو مومن یا مسلمان الگ تھلگ رہنے کے بجائے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتاہے اوران کی طرف سے دی جانے والی تکلیفوں پر صبر کرتاہے اس مومن اوراس مسلمان سے کہیں بہتراوراچھا وافضل ہے(زیادہ اجروثواب والا ہے) جو نہ تو لوگوں کے ساتھ مل جل کررہتاہے اورنہ ہی ان کی طرف سے دی جانے والی تکلیفوں پر صبر کرتاہے۔(الصحیحۃ:939،ابن ماجہ:4032،ترمذی:2507)

12۔ کسی کو تکلیف نہ دینے والا مسلمان اچھا انسان ہے:

مذہب اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ مذہب اسلام اپنے ماننے والوں کو خاص طورپراس بات کا پابند کرتا ہے کہ تم کسی کو تکلیف وایذانہ دواورنہ ہی تم کسی کے لئے دکھ ودرد پہنچنے کاسبب بنواور کامل مسلمان کی پہچان بھی یہی ہے کہ وہ اپنے زبان وہاتھ سے کسی کوتکلیف نہ دے جیساکہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ"کہ کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھوں اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(بخاری:10، مسلم:41) میرے دوستو! جس طرح سے کامل مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں اوراپنے زبان سے کسی کو تکلیف نہ دے اسی طرح سے بہترین اوراچھے مسلمان کی پہچان وعلامت بھی یہ ہے کہ وہ اپنے زبان وہاتھ سے کسی کو تکلیف وایذانہ دے جیساکہ عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص

نے آپ ﷺ سے یہ سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ " أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ" کونسا مسلمان اچھا مسلمان کہلائے جانے کا مستحق رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ" وہ مسلمان اچھا مسلمان ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(صحيح الجامع للألبانی:3286،صحيح ابن حبان:400)

13۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے والا اچھا انسان ہے:

میرے دوستو! جہاں ایک طرف مذہب اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ تم کسی کو تکلیف وایذانہ دو وہیں پر دوسری طرف مذہب اسلام کی یہ بھی ایک اعلی تعلیم ہے کہ تم دوسروں کو فائدہ پہنچانے والے بنو،افسوس کہ آج مسلمانوں نے اپنے مذہب کی ان پاکیزہ تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے اور زیادہ تر لوگ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے فراق وچکر میں رہتے ہیں اور ہر کوئی جانوروں کی طرح صرف اور صرف اپنے مفاد کی سوچتا اور اپنے مفاد کی بات کرتا ہے جب کہ حبیب کائنات ﷺ نے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کو اللہ کے نزدیک محبوب اعمال میں سے قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ "أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ" اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ آدمی وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتا ہو۔(الصحيحة:906) دوسروں کو فائدہ پہنچانا جہاں ایک طرف اللہ کے نزدیک محبوب اعمال میں سے ہے وہیں پر دوسری طرف یہ ایک ایسا عمل ہے جس کو اختیار کرنے والا سب سے اچھا اور بہتر انسان ہے جیسا کہ جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ "مَنْ خَيْرُ النَّاسِ" لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ" لوگوں میں سب سے اچھا اور سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ (الصحيحة:426،صحيح الجامع للألبانیؒ:3289)

14۔ وہ انسان اچھا ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں:

میرے دوستو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور جس کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں لوگ بھی ایسے لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو پسند بھی کرتے ہیں،یہ اخلاق ایک ایسی چیز ہے جو ایک مسلمان کو کامل مومن بنادیتی ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا" مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔(ترمذی:1162صححه الألبانیؒ)اخلاق حسنہ کو اپنانے سے جہاں ایک طرف ایک انسان کامل مومن بن جاتا ہے وہیں پر دوسری طرف اخلاق حسنہ کا ایک عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ اخلاق حسنہ سے متصف انسان لوگوں میں سے سے بہتر اور اچھا انسان ہے جیسا کہ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ " أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ " کون لوگ اچھے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا" أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً " اچھا انسان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔(الصحيحة:1837)اسی طرح سے ایک دوسری حدیث کے اندر آپ ﷺ نے فرمایا کہ " إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا " تم میں سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے بہت اچھے

ہیں۔(بخاری:6035،مسلم:2321)اسی طرح سے ایک اور حدیث کے اندر محبوب خداﷺ نے فرمایا کہ ''خَيْرُكُمْ إِسْلَامًا أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا إِذَا فَقِهُوا'' تم میں سے اسلام کے اعتبار سے وہ لوگ اچھے اور بہترین لوگ ہیں جو اخلاق کے اچھے ہوں اور دین کی سمجھ بوجھ بھی رکھتے ہوں۔۔(الصحیحۃ:1846)

15۔وعدہ نبھانے والے اور پاکبازی اختیار کرنے والے اچھے لوگ ہیں:

ہر وقت پاک وصاف رہنا ایک مومن کی پہچان وعلامت اور آدھا ایمان ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰﷺ ہے کہ ''أَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ '' طہارت ونظافت آدھا ایمان ہے۔(مسلم:231)،قرآن مجید کے اندر بھی رب العزت نے کئی مقامات پر طہارت ونظافت کاذکر کرتے ہوئے اس بات کا حکم دیا ہے کہ تم اپنے ظاہر و باطن،جسم وکپڑوں کو پاک وصاف رکھوفرمان باری تعالی ہے'' وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ '' اور تم اپنے کپڑوں کو پاک وصاف رکھو۔(المدثر:4) اوررب العالمین نے اپنے کلام میں اس بات کی بھی جانکاری دی ہے کہ جولوگ پاک وصاف رہتے ہیں ایسے لوگوں سے اللہ محبت بھی کرتا ہے فرمان باری تعالی ہے''وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ'' اور اللہ تعالی پاکی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔(التوبہ:108)مگر ہائے افسوس اسلام نے جس قدر پاک وصاف رہنے کی تلقین کی آج امت مسلمہ اسی قدر اس سے دور ہے،شہر کی ساری گلیاں و سڑک صاف ہوں گی تو مسلم محلوں اور گلیوں کے اندر گندگیاں پائی جاتی ہیں اور اس گندگی پر کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ہے،اسی طرح سے مومن کی پہچان وعدہ نبھانا اور منافق کی پہچان اپنے وعدے سے مکر جانا ہے مگر آج اکثر وبیشتر لوگ وعدہ کرکے مکر جاتے ہیں اور یقینا اپنے وعدے سے مکر جانے والے لوگ کبھی بھی اچھے کہلائے جانے کے مستحق نہیں ہو سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حبیب کائناتﷺ نے ان لوگوں کو بہتر کہا ہے جو وعدہ نبھاتے ہیں اور پاکبازی اختیارر کرتے ہیں،جیساکہ ابو حمید ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ آپﷺ نے فرمایا''إِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُوفُونَ الْمُطَيِّبُونَ'' کہ بے شک اس امت کے اندر بہترین وہ لوگ ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے اور پاکبازی اختیار کرنے والے لوگ ہیں۔(الصحیحۃ:2848)

16۔بکثرت توبہ کرنے والے لوگ اچھے وبہتر لوگ ہیں:

دنیا کا ہر انسان گناہوں کا مبتلا ہے اور گناہ کا ہو جانا یہ انسانی خاصہ ہے مگر اس گناہ پر نادم وپشیمان نہ ہو کر جری وبیباک ہو کر ڈٹ جانا یہ ابلیسی صفت ہے،یہی وجہ ہے کہ قرآن وحدیث میں بار بار اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ اے انسانو! تم سے ہر وقت گناہوں کا صدور ہو جانا ممکن ہے اسی لئے ہر آن وہر لحہ توبہ واستغفار کو لازم پکڑو اور جولوگ توبہ واستغفار کو لازم پکڑتے ہیں ایسے لوگوں کو حبیب کائناتﷺ نے بہترین لوگ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ '' كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ'' ہر انسان گناہوں اور خطاؤں کا مبتلا ہے اور بہترین خطاکار وہ لوگ ہیں جو کثرت سے توبہ کرتے رہتے ہیں۔(ابن ماجہ:4251،اسنادہ : حسن)

17۔ غریبوں کو کھانا کھلانے والے لوگ اچھے لوگ ہیں:

18: سلام کا جواب دینے والے لوگ اچھے لوگ ہیں:

قرآن مجید کے اندر رب العزت نے نیک لوگوں کی پہچان یہ بیان کی کہ " وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا " نیک لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالی کی محبت میں غریبوں و مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔(الدھر:8) غریبوں و مسکینوں کو کھانا کھلانا جہاں ایک طرف نیک لوگوں کی پہچان ہے وہیں پر دوسری طرف یہ اچھے لوگوں کی پہچان بھی ہے جیسا کہ حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ حبیب کائنات ﷺ نے فرمایا" خِيَارُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ " کہ تم میں سے بہترین اور اچھا آدمی وہ ہے جو کھانا کھلائے۔(الصحیحۃ:44)اسی طرح سے وہ لوگ بھی اچھے لوگ ہیں جو سلام کا جواب دیتے ہیں جیسا کہ ایک دوسری روایت کے اندر محبوب خدا ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ " خَيْرُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَرَدُّ السَّلَامَ " تم میں سے بہترین اور اچھے لوگ وہ ہیں جو کھانا کھلاتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔(صحيح الجامع للألبانیؒ:3318)ذرا غور کیجئے کہ حبیب کائنات ﷺ نے ان لوگوں کو اچھا اور بہتر انسان قرار دیا ہے جو سلام کا جواب دیتے ہیں مگر افسوس کہ بہت سارے وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، اپنے آپ کو عاشق رسول کہتے ہیں لیکن جب انہیں سلام کیا جاتا ہے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے ہیں یا پھر گالیاں دیتے ہیں یا پھر یہودیوں کو جو سلام کا جواب دینے کا طریقہ ہے اس کو اپناتے ہیں، کائنات کے رب کی قسم! فرمان مصطفیٰ ﷺ کی روشنی میں ایسے لوگ کبھی بھی اچھے نہیں ہو سکتے ہیں۔

19۔ ایسے لوگ اچھے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ کی یاد آجائے:

اچھے اور بہتر لوگوں کی فہرست میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ظاہر و باطن میں دیندار ہوتے ہیں، جن کے اندر تقوی وللّٰہیت اس قدر بھری ہوئی ہوتی ہے کہ ان کو دیکھتے ہی لوگوں کو اللہ کی یاد آجاتی ہے، ویسے آج کل تو اکثر و بیشتر لوگ ظاہراً اپنی شکل و صورت سے رحمانی نظر آتے ہیں مگر باطناً وہ اپنے اخلاق و کردار اور عادات واطوار سے شیطانی ہوتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر لوگ دین اسلام سے بدظن ہو جاتے ہیں مگر آج بھی سماج و معاشرے کے اندر ایسے پاکباز و نیک صفت لوگ پائے جاتے ہیں جنہیں دیکھتے ہی لوگ اللہ اللہ پکارنا شروع کر دیتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو محبوب خدا ﷺ نے بہترین لوگ قرار دیا ہے جیسا کہ اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ" کیا میں تمہیں تمہارے بہترین اور اچھے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو صحابۂ کرامؓ نے کہا کہ " بَلَى " کیوں نہیں! ضرور بتا دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " أَلَّذِينَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللَّهُ" یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ کی یاد آجائے۔(الادب المفرد:323 ،مسنداحمد:27599 قال الالبانیؒ:اسنادہ حسن)

20۔ فتنوں کے دور میں تنہائی اختیار کرنے والا اچھا انسان ہے:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ دور فتنوں کا دور ہے اور ایسے دور میں اپنے آپ کو تمام فتنوں سے الگ تھلگ رکھنا بے حد ضروری ہے ورنہ انسان ان فتنوں کا شکار ہو کر اپنی دنیا وآخرت تباہ وبرباد کر سکتا ہے، سماج ومعاشرے میں موجودہ دور کا ایک بہت بڑا فتنہ برے لوگوں کا فتنہ ہے، ہر چہار جانب برے اور بھدے لوگوں کا جال بچھا ہوا ہے، سماج ومعاشرے میں نیک لوگوں کی بنسبت برے لوگ زیادہ پائے جاتے ہیں اور ایسے وقت میں اپنے آپ کو ان برے لوگوں سے بچانا اپنے دین وایمان کو محفوظ کرنا اور بچانا ہے کیونکہ یہ بری صحبت ایک ایسی چیز ہے جو ایک انسان کے دین وایمان کے ساتھ ساتھ اس کے دنیا کو بھی تباہ وبرباد کردیتی ہے یہی وجہ ہے شریعت نے اس بات کی تلقین کی ہے کہ انسان کسی کو دوست بنانے سے پہلے اچھی طرح سے دیکھ بھال لے کیونکہ ہر انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے یعنی کہ اچھے کا دوست اچھا اور برے کا دوست برا ہوتا ہے اسی لئے برے لوگوں سے دوستی کرنے سے اچھا ہے کہ انسان تنہائی اختیار کرلیں جیسا کہ امام بخاریؒ نے کتاب الرقاق یعنی دلوں کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں ایک باب باندھا " أَلْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَّاطِ السُّوءِ" کہ بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے اور پھر اس میں یہ حدیث ذکر کی کہ ایک بدو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ "أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ" کون آدمی سب سے افضل اور اچھا انسان ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ " رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ" وہ آدمی اچھا ہے جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ آدمی بھی اچھا ہے جو کسی پہاڑ کی کھوہ میں ٹھہرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔ (بخاری:6494، مسلم:1888، احمد:11125، ابن ماجہ:3978، ابوداؤد:2485، ترمذی:1660)

21۔ اپنے آپ کو برائیوں سے الگ تھلگ رکھنے والا اچھا انسان ہے:

یہ اکیسویں صدی ایک ایسا فتنوں کا دور ہے جس کے اندر برائی کو برائی نہیں سمجھی جارہی ہے نوبت تو یہاں تک آچکی ہے کہ لوگ برائیوں کو نیکیاں اور نیکیوں کو برائیاں سمجھ کر بغیر کسی شرم وحیا کے انجام دیتے نظر آتے ہیں، سماج ومعاشرے میں قدم قدم پر برائیوں کے مظاہر موجود ہی نہیں بلکہ ایک انسان کو اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ ان برائیوں کو انجام دے تو ایسے پر فتن اور پر آشوب دور میں اپنے آپ کو ان برائیوں سے الگ تھلگ رکھنا ایک مومن کی پہچان وعلامت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے انسان کی پہچان ونشانی بھی ہے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ تَنَحَّى عَنْ شُرُورِ النَّاسِ " کہ لوگوں میں بہترین وہ ہے جو لوگوں کی برائیوں سے اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھے۔ (الصحیحۃ:2259)

22۔ وہ انسان اچھا ہے جو اپنے قریبی لوگوں اور پڑوسیوں کے لئے اچھا ہو:

سماج ومعاشرے کا ہر انسان دوسروں کی نظر میں اچھا دکھنا چاہتا ہے،ہر انسان کی یہ خواہش اور یہ تمنا ہے کہ سماج ومعاشرے میں لوگ اس کی تعریف کرے یہی وجہ ہے کہ وہ اپنوں کے ساتھ برے سلوک سے اور دوسروں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آتا ہے مگر صحیح معنوں میں ایسے لوگ اچھے لوگ نہیں ہیں جو اپنوں کے ساتھ سخت وتلخ اور گرم رویے کو اپنائے اور دوسروں کے ساتھ نرم رویے کو اپنائے،بہتر اور اچھے لوگ تو وہ لوگ ہیں جو سب کے ساتھ اور بالخصوص اپنے قریبی رشتے داروں،دوستوں ویاروں،اپنے بیوی بچوں اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ نرم رویے کو اپنائے جیساکہ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حبیب کائناتﷺ نے فرمایا"خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ"اللہ تعالی کے نزدیک بہترین ساتھی وہ لوگ ہیں جو اپنے ساتھیوں کے لئے بہتر ہیں اور اللہ تعالی کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ لوگ ہیں جو اپنے پڑوسیوں کے لئے بہتر ہوں۔(صحيح الادب المفرد للألبانيؒ:84،الصحيحہ:103،صحيح الجامع للألبانيؒ:3270)

23۔ نماز میں کندھوں کو نرم رکھنے والا نمازی اچھا انسان ہے:

حبیب کائناتﷺ نے ایسے نمازیوں کو اچھا انسان قرار دیا ہے جو دوران نماز اپنے اپنے کندھوں کو نرم رکھتے ہیں یعنی صفوں کی درستگی میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں،صفوں میں اکڑ کر نہیں کھڑے ہوتے ہیں بلکہ اگر کسی کے لئے صف میں جگہ بنانی ہو تو فورا جگہ بنادیتے ہیں جیساکہ عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپﷺ نے فرمایا" خَيْرُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ " تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کے کندھے نماز میں نرم ہوں۔(الصحيحہ:2533،ابوداؤد:672، صحیح ابن خزیمہ:1566)

اب آخر میں رب العزت سے یہی دعا گو ہوں کہ الہ العالمین ہم سب کو ایک اچھا انسان بننے کی توفیق عطا کرے۔آمین ثم آمین یارب العالمین۔

کتبہ

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی

امام وخطیب مرکزی مسجد اہل حدیث۔فتح دروازہ۔آدونی

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔کرنول۔آندھرا پردیش۔انڈیا

Sharibsalafi9885@gmail.com

9885294745